

بشارت دی کہ لکھنیاں تیرا
جو ہو گا ایک من مخرم میرا
کروں گا دور اس سے اندر میرا
بشارت کیا ہے اکمل کی غذا دی
نبی ان الذی انزلی الامام دی



از دفتر اخبار فاروقی قادیان شائع ہر روز صبح ۹ بجے

محترم دوست عزیز ایک پیکٹ میں بشارتیں (فاروقی) (۱۱۷۲)

پہلا ہفتہ دار اخبار جو جمعرات کو قادیان

فاروق

ایڈیٹر و پبلشر ایڈیٹر ایڈیٹر

دارالافتاء قادیان

دارالافتاء قادیان

دارالافتاء قادیان
دارالافتاء قادیان
دارالافتاء قادیان

جلد ۲ یوم پچشمینہ - مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۱۹ء نمبر ۱۳-۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرتی مکتب بریلی میں

(از محو صیب صاحب بریلی)

عالم جمع کئے گئے۔ بھام کے جناب سر دارکشن سنگھ صاحب
بھی شریعت لائے تھے۔ ایک معاہدہ تحریری ہوا جس میں
گورنمنٹ برطانیہ کے بدستور سابق وفادار اطاعت شعائر
اور ہر قسم کے فسادوں سے الگ رہنے اور جمہوری افواج
کی تردید اور ان کو پھیلنے نہ دینے کا طعن تھا۔ یہ ایک
نہایت مبارک تجویز ہے۔ جو اس موقع پر مسئلہ عالیہ کے
امام ہمام کی مساعی جمیاء سے بروئے کار مگر موجب
برکات ہوگی۔

۲۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء کا سالانہ امتحان ہو رہا ہے۔
۵۔ جو طلبہ تنظیم کا اور مولوی فاضل کا امتحان سے
آئے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔
۶۔ عزیز مرثیہ سابق احمدیہ مسئلہ اللہ کئی دن سے بیمار ہے۔
اجاب سے بالائے اہم درخواست ہے کہ اس بیمار کی صحت کے
لئے درود لے دے دعا کریں

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر وعافیت ہیں۔ آپ سوموار
اور بدھ کو مردوں میں اور ہفتہ کے روز خواتین میں فرس
آن مجید دیتے ہیں۔

مردوں میں عصر کے وقت دس فرماتے تھے۔ مگر اب
سکول والوں کی درخواست کے مطابق صبح کے وقت دیا
کے ہیں۔

۲۔ ۱۵۔ اپریل کو مولانا محمد سلیمان صاحب مولوی فاضل
الدر تعالیٰ نے فرزند زین عطا فرمایا ہے۔ اس سے سوا
مہینہ ہوا دوسری بیوی سے ایک لڑکی پیدا ہو چکی ہے
اللہ تعالیٰ امبارک کرے۔

۳۔ ۱۱۔ اپریل کو سبھی کے روز ارد گرد کے دیہات کے

عروہ کیسیا یہ قہر آیا
گرا نیگا خالق البرایا
عروہ امیر کند ہوئے
کہو کہ سب دیو بند ہوئے

دیوبندی مدرسہ کی شاخ ۱۰ اشاعت العلوم کے نام
سے بریلی سرائے خام میں ہے۔ ان کے عقائد بھی یونہی
عقائد ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ ۱۱۔ ۱۲۔ اپریل ماہ حال
مدرسہ اشاعت العلوم کے سالانہ جلسہ بر مولوی شہزاد
صاحب (امرتی مکتب) کو بریلی اس لئے بلایا گیا ہے

جو کہ بریلی کا مدرسہ ہے۔ اور ابھی سے ماہیں اسے اگلا اخبار اردو وقت پر شائع نہ ہو سکا ہے

انخیر میں ہم کہتے ہیں کہ بریلوی دیوبندی۔ امرتسری
سب کے سب، ناکہ زور لگائیں۔ مگر خدا کے قائم کردہ
سلسلہ کے مقابل خود شکست کسائی گئے۔ اور ہم خدا کے
خصل سے دن و گمنی رات جو گمنی ترقی کرینگے
بفضل حق ہم بند ہونگے جہاں میں اقبال بند ہونگے
رواں ہمارے بند ہونگے ہمیں یہاں جو فتح مند ہونگے
عدو اسیر کنند ہونگے
کہو کہ سب دیوبند ہونگے

نہایت خوشی کی خبر ہے کہ ایک انگریز لیڈی بنام س
جے سی کارٹن کننہ لورڈل حال لندن جو قریباً اٹھ ہفتے
سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور خاکسار رحم
کے زیر تبلیغ تھی۔ آج گذشتہ آیت دار عقائد مسیحیہ
کو بجلی چھوڑ کر بطیب خاطر مشرف بہ اسلام ہوئی
الحمد للہ۔ اسلامی نام حضرت مفتی صاحب نے فرجیدہ
رکھا ہے۔

والمسلم

قاضی عبدالعزیز بیگ - لندن
شاہ طریٹ

کہ وہ صداقت احمدیت کی تردید کرے۔
 غالباً یہ بات تعجب سے ظاہری نہیں۔ کہ وہ دیوبندی
 فرقہ جو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کا مدعی ہے اور
 اس کے باقاعدہ مولوی شام الدین صاحب حضرت امام
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا منکر اور غیر مقلد ہے۔ پھر غیر مقلد
 بھی ایسا ویسا نہیں۔ بلکہ ایسا کہ خود غیر مقلدین کا دوسری
 پارٹی سے اسے کافر و محمد پرست و من شک فی کفر
 و من شک فی کفر کا فوہ و من شک فی کفر من شک
 فہو کافر کا فتیلا دیر باہر ہے۔ جہاں ایک طرف علماء
 دیوبند مناظر و مباہلہ کا غوغا مچا رہے تھے۔ وہاں
 دوسری طرف اپنی کمزوری سے مجبور ہو کر خود اپنے
 مخالف غیر مقلد خصم کو اپنی مدد کے لئے پکارا ہے اور
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کے منکر سے بغلیں
 ہوئے تاکہ بروز محمدی کے مقابلہ کے لئے بروز مسلم
 کچھ ان کی ڈھارس بندھا سکے۔

ہم اس وقت ہمتان مدرسہ اشاعت العلوم سے
یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ اگر وہ مولوی احمد رضا
خان صاحب کو بلا لیتے تو بہتر ہوتا۔ ہم یہ نہیں کہہ
سکتے کہ ہمتان اشاعت العلوم نے بڑے گھر کی مرغی
کو دال برابر کے خیال سے خان صاحب کو نہیں بلایا
سچ پوچھو۔ تو کچھ اور ہی دال میں کالا ہے۔ ہاں
شاعر احمد کو بلایا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ دہ بندی نہ بابی
اور غیر مقلد و تابعیت دونوں چھوٹے بڑے بھیتا ہیں
یہی ہمارے خان صاحب بریلوی کا قول ہے اور
یہ سچ ہے۔

امرت ہری گلاب
جہاں جیسا دسین ہو دیا نہیں
بدلنے کا عادی ہے۔
کہیں تو یہ پُر زور الفاظ میں کہہ جاتا ہے کہ میں نے
مرزا صاحب سے مباہلہ کیا۔ دیکھو! میں زندہ ہوں اور
وہ وفات پا گئے۔ کہیں کہہ دیتا ہے کہ مباہلہ ہوا ہی
نہیں۔ کبھی کچھ کہیں کچھ۔ جیسا موقع دیکھا کہہ دیا دیکھا
چاہیئے۔ بریلی میں کیا گل افشانی کرتے ہیں؟
اب ہم اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب

جائیں۔ پس پھر وہ بھی سنائے۔ اور میں بھی مسند اٹھا۔
جو کچھ کہیں نے حضرت مرزا صاحب کی محبت پاک کی
ناثیر سے حاصل کیا ہے۔ جو سننے والا ہے سنے اور
جو نہیں سنتا۔ اس کو پہنچا دیا جائے کہ جن کی مخالفتوں
بے جا لڑائی جھگڑوں سے کیا حاصل ہ کیا یہ طریق فیصل
سب سے عمدہ نہیں ہ کلام ربانی کے دقائق و حقائق
میں وہ اور ہم مقابلہ کریں۔ پھر خود معام ہو جائیگا
کہ بقوائے لایمتہ اکالمطہرون کے کلام ربانی
کے ساتھ زیادہ تعلق اور زیادہ مناسبت کس کو ہے
اس معیار سے کلام ربانی کا حقیقی طور پر جاننے والا
اور اس کے معارف و حقائق سے بے خیر عارف کھل
جائیگا۔ اور راست باز نادرست باز سے صاف تمیز
ہو جائے گا۔ کیونکہ جہاں تک میری رائے ہے۔ یہ
طریق فیصل سب سے آسان اور سب سے نزدیک
قرن انصاف ہے

کہ ہر ایک فرقہ کی کلام بانی کے ساتھ مناسبت
جانچی جائے۔ جس کو قرآن شریف کے ساتھ زیادہ
مناسبت اور زیادہ تعلق ہو گا۔ وہی فریق حق
پر ہے اور اوس کا مخالف صریح بطلان پر
مبارک ہیں۔ جو اس طریق فیصلہ کو منظور
حق کو باطل سے صاف متمیز کر دیں اور
ذیبا کو دکھا دیں کہ قرآن شریف کس کی
طرف ہے۔ والسلام من اتبع الهدی

الحالاء
گذشتہ ہفتہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۸ء کا اخبار
پیر کے تہذیبی مجلس
کو لاہور کی گلی تہذیبی
مجلس کے جلسہ کی تصویر
مجلس کے جلسہ کی تصویر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اختر فاروق

قادریان دارالامان خلیفہ اربعہ ۱۹۱۹ء

ہمارا امام و سرگام

مقدمہ مولانا عبدالحکیم رضی اللہ عنہ

اللہ اکبر! اس مجدد دین نے ایسی ایسی برکات اسلام
نمایاں کی ہیں۔ ایسے ایسے نشان دکھاتے ہیں۔ سب قبول
اور سب مذہبوں پر اس طرح حجت اسلام قائم کی ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم کے ایک راب تک کوئی عظیم الشان مجدد کا نظیر نظر نہیں
آتا۔ مگر غور کرنے والا اول اور سب جتنے والی طبیعت چلیجے
زمین و آسمان میں قدرت کے جسے نشان ہیں۔
چند لوگ سرسری طور پر گذر جاتے ہیں۔ اور ان کی کچھ پروا
نہیں کرتے۔ حالانکہ ان سے بڑی بڑی قدرت ابھی جلوہ گر
ہوتی ہے۔ دکان میں آئینہ فی السحابات والارض و ہوا
علیہا و ہم عنہا معنی ہوتی۔ انہوں نے بقدر لوگ دنیاوی
امور میں غور اور توجہ کرتے ہیں۔ دینی کام میں اس کا سوا
حصہ ہی کریں تو کس قدر دینی ترقی حاصل ہو۔ کاش کوئی
بات کہنے والا اور خود کو موالا ہو۔

دنیاوی کاموں میں انتہاک اور توجہ کی بابت میں آپ کے
وکیل کجانی شامنا ہوں۔ علی گڑھ کالج کے پرنسپل ہیں سٹر
بیک صاحب۔ انہی میں سیر سیر کر کے کہتے کشمیر میں بیوی بچ
گئی۔ اس میں کے ساتھ ایک منشی فضل حق تھے۔ جو
مولوی غلام الدین صاحب کے اور وہ تھے وہ اس میں کہ
مولوی غلام الدین صاحب کے مکان پر لے آئے۔ مولوی غلام الدین
صاحب نے اس میں سے آمد کی تقریباً اور سیر کی کیفیت یہ بھی

اس نے بیان کیا کہ میں کئی ایڈیا اور ایشیا کے بہت سے ملک
کا سیر کرتا ہوں۔ اور احوال کشمیر میں آئی ہوں۔ ایک
شعبہ کثیر تھا ہے۔ لیکن جس مطلب کے لئے پھر رہی ہوں اگر
وہ حاصل ہو گیا۔ تو سارا خرچ کثیر جواب تک پڑا ہے۔ صرف
ہو جائیگا۔ اور کچھ بچ رہے گا۔ بات یہ ہے کہ قتلوں
میں ایک قسم کا کثیر اٹا ہے۔ جس کو دہشت داسے
بڑی قدر دانی سے خریدتے ہیں۔ اور وہ اس کے بہت کام
آتا ہے۔ اب تک میں بہت ماری ماری پھری۔ پر کہیں تو
وہ ملا نہیں۔ ایک کشمیر کے دلدل میں ٹھونڈوں لگی ساگر
میں کیا تو پھر ساری مشقت کی مزدوری بھر آئی۔ غرض کہ
وہ لڑکی باپ کے اٹھا لے ہوئے سیاہ دلدلوں میں اس طرح
پھرتی جس طرح بانی میں بگلا پھرتا ہے۔ بھوک کی بیاسی تھی
اور بڑی مصیبت ہوتی۔ مگر اللہ سے استقلال۔ آخر
ایک دن بیسی خوش و خوش آئی معلوم ہوا کہ وہ ہر جگہ
اس سیاہ کچھڑے کھال لائی۔ اور کہا کہ یہ تو مجھے معلوم تھا
کہ اس کڑے کے خواص کیا ہیں مگر اتنا جانتی ہوں تو
یہ کہہ کے عالم رنگ اس کڑے کے دھوکہ ڈال رہے ہیں۔ مگر
میں نے۔ اور میرے بایا۔ اور میرا سب مرنے والی
ہو گیا۔ پھر وہ اس کا متوسلہ دیکھا تو اس میں پھوسلے
چھوٹے کیڑوں کو ایسی احتیاط سے رکھا ہوا تھا اور لیٹے
سامانوں کے ساتھ کہ انہی کی بیست کڑائی میں مطلق فرق نہ آوے
غرض یہ لوگ انسانی اغراض و خواہشات کے لئے تو
استعداد یافتہ نشانیاں کہتے اور تکفیفیں اٹھاتے۔ مگر خدا
کے نشانوں میں غور کرنے کے لئے اس کا ہزاروں حصہ بھی
تکفیف گوارا نہیں کرتے۔ سب لوگوں کو چاہیے کہ ان تمام
نشانوں اور تمام دلائل و براہین میں تھنڈے اور سحر حق
دل سے غور کریں اور اپنی عقلی اور اخلاقی حالت کو درست
کریں۔ یاد رکھیں ہمیں ان کی جگہ نہیں ایک خطرناک دین آنیوالا
ایک طوفان عظیم برپا ہو موالا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو
اس کشتی میں سوار ہو جائیں۔ حضرت مرزا صاحب نے تیار
کی ہے۔

خدا تعالیٰ کے اہل متکادی۔ نفاق اور ریاکاری کم
ہیں آگئی۔ مگر سچا ایمان۔ خشیت اللہ۔ صدق اعلان

تعلیمی اور مہارت ہی کام آئے گا۔ مبارک ہیں وہ کہ جو
مصیبت کے گڑھے پہنچے ہی اس کا فکر کرتے ہیں۔
ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ اور بڑے زور سے کہتے
ہیں کہ ہم نے اس سلسلہ میں داخل ہو کر زندہ ایمان قائم
کیا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا
اور خدا کا کیا نام ہے۔ ہم کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور
اے حضرت! اس کے فضل سے کلام ربانی کے وہ مہارت
و حقائق اور اسرار و دقائق معلوم ہو گئے ہیں۔ جن کا مقابلہ
کوئی نہیں کر سکتا۔ اور میرا یقین ہے کہ جو شخص اس
پاک مجلس میں بیٹھے گا۔ ضرور زندہ ایمان اور صلاحیت
دین سے حصہ لے گا۔ صاحبین کے پاس بیٹھنے والا فیض
کے محروم ہو نہیں سکتا۔ یہ صحبت صالح تر حاصل کرنے
مشہور و مقبول ہے۔ میں حضرت مرزا صاحب کا ٹرید ہوں
اور ان کا شاگرد بھی۔ بیٹھے بقدر قرآن شریف کے حقائق
و مہارت معلوم کئے۔ زندہ ایمان حاصل کیا۔ حضرت مرزا
صاحب کی بدولت حاصل کیا۔ میں ایسا شکر کہتے ہیں
وہ بھی قابل نہیں کہ ان کے بیٹے حضرت مرزا صاحب قادری
کی مجلس حضرت علیہ السلام کے آئینہ کو اور خدا کو گواہ
سے دیکھ لیا ہے۔ قرآن کو جس کے خاص خاص نمایاں
مہارت معلوم کئے۔ اور بیٹھے حضرت مرزا صاحب کی
شاگردی سے بے نقض تعالیٰ یہ دعویٰ کرتے کہ آخر حاصل نہ
گیا کہ کوئی شخص جو اس سلسلہ طیبہ کا مخالف ہے میرے
مقابل ہرگز قادر نہ ہو گا کہ میری طرف کسی سورہ قرآنی
کے حقائق و مہارت بیان کر سکے۔ اگر کسی مخالفت کو یہ
جرات ہے تو جہاں چاہے اور جس طرح چاہے فیصلہ کر
لے۔ اور ایسا ہو کہ پہلے اشتہار دیدیا جائے۔ اور
پھر ایک مجلس عظیم منعقد کر کے وہ شخص بھی قرآن شریف
کے حقائق و مہارت و کلمات و مطالب بیان کرے۔ اور
میں بھی کر دوں گا۔ پھر دیکھو کس کی روح کو کلام ربانی سے
زیادہ مناسبت ہے۔ اس کو یا چھو۔ چار گھنٹے تقریر کر
اٹھ گھنٹے۔ دس گھنٹے۔ میں ہر طرح ہر وقت تیار ہوں
صرف اس مخالفت کی مقابل میں اشتہار دینے کی ضرورت
ہے کہ کسی سورہ کے عربی نکات و لطائف بیان کئے

میں بھی کر دوں گا۔ پھر دیکھو کس کی روح کو کلام ربانی سے زیادہ مناسبت ہے۔ اس کو یا چھو۔ چار گھنٹے تقریر کر اٹھ گھنٹے۔ دس گھنٹے۔ میں ہر طرح ہر وقت تیار ہوں صرف اس مخالفت کی مقابل میں اشتہار دینے کی ضرورت ہے کہ کسی سورہ کے عربی نکات و لطائف بیان کئے

بسمہ سبحانہ حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید کے مختصر نوٹ

پارہ ۱۳ - سورۃ الرعد رکوع ۱۰

صدائق کے منکروں کا یہ بھی ایک طریق ہے کہ وہ اپنی منصف مزاجی جاننے کے لئے یہ سمجھاتے ہیں کہ سمجھو وہ دکھایا جائے۔ تو ہم مان لیں۔ حالانکہ نشان تو ان کو دکھایا جا چکا ہے۔ مگر وہ ان سے قاصر نہیں اٹھاتے۔ ایسا کہنے سے ان کا یہ بھی مقصد ہوتا ہے کہ سادہ مزاج مومنین اشتباہ میں پڑ جائیں۔ چنانچہ بعد سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ فی الحقیقت کوئی زبردست نشان نہیں دکھایا گیا۔ ورنہ یہ منکرین مان جاتے۔ حضرت مسیح موعود کے عہد میں بھی بعض سادہ مزاج مومنین یہ درخواست لے کر آئے کہ فلاں منکر جن جہاں ہے کہ اگر مجھے کوئی نشان دکھایا جائے۔ تو میں ضرور مان لوں۔ حالانکہ ہزاروں نشان ان اس سے پہلے دکھائے جا چکے تھے۔ کیا وہ کالی نہ تھے۔ غرض منکرین صدائق کا یہ ایک طریق ہے۔ جس سے وہ لوگوں کو گمراہ کرتے یا کم از کم اپنی بریتان پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ آریوں اور پادریوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بار بار وہی اعتراضات دہراتے ہیں۔ لیکن جواب ان کو بار بار دئے جا چکے ہیں۔ ایسا کرنے میں بھی ان کا یہی مقصد ہوتا ہے کہ کم از کم دلوں میں شبہ تو بڑھ جائے۔ اور بار بار دہرانے سے یہ سمجھا جائے کہ درحقیقت کافی جواب نہیں دیا گیا ورنہ اعتراضات کیوں دہرائے جائیں۔

آیت کا لفظ جب لولا انزل علیہ من ربہ کفار کی طرف سے

پیش کیا جائے۔ تو میری تحقیق یہ ہے کہ قرآن مجید میں اس سے مراد عذاب ہوتا ہے۔

قل ان الله يفضل من يشاء من خلقه من غير حساب کی بحث کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں اضلال کی نسبت اللہ کی طرف سے۔ حالانکہ اس میں کوئی ایسی بڑی ممکن بات نہ تھی۔ یہودی الیہ من اذاب (ہدایت دینا ہے اپنی طرف سے جو اس کی طرف جھکے) نے بتا دیا ہے۔ کہ گمراہ ہونے کے لئے کون لوگ ہیں وہی جو خدا کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ حق سے روگردانی اختیار کرنے والوں پر گراہی کا فرد جرم لگتا ہے۔

مشیت او طرح پر ہوتی ہے۔ سبک و خواہش ہوتی ہے۔ میلان بھی ہوتا ہے۔ لیکن اسکے خلاف ارادہ کر کے کام کیا جاتا ہے۔ اور ایک میلان و ارادہ متحد ہو کر کام کرتے ہیں۔ پھر یہ چیزیں بھی نیکی کے لئے جمع ہوتی ہیں۔ کبھی بدی کے لئے۔ اب خدا کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہیں ہو سکتی۔ جس کا ارادہ اور مشیت آپس میں متخالف ہوں۔ بے عیب کی طرف تو بے عیب باتیں ہی منسوب ہو سکتی ہیں۔ پس وہ گمراہ سفر کر گیا۔ قوای کو جو گمراہ کھلانے کا اپنے ہی فعلوں سے مستحق ہو چکا ہے۔

ذکر اللہ کے معنی کئے گئے
الذین امنوا و تطہتوں ہیں قرآن کریم۔ اللہ تعالیٰ قلوبہم بیکون کا اقام۔ اللہ کے فضلوں کے وعدے یا وولانا۔ یہ لفظ عام ہے فلاں کسی خاص معنی میں محدود نہیں کرنا چاہیے۔

الان انزل علیہ من ربہ کفار کی طرف سے
الان انزل علیہ من ربہ کفار کی طرف سے
الان انزل علیہ من ربہ کفار کی طرف سے
الان انزل علیہ من ربہ کفار کی طرف سے

محبوب کا یہ لگتا ہے تو دل کی حرکت میں اور بھی تیزی پیدا ہوتی ہے۔ حرکت دو قسم ہے۔ ایک حرکت فعل دوم حرکت اضطراب۔ الطمینان اس حرکت کے مخالف فرمایا جو اضطرابی حرکت ہوتی ہے۔ محبوب کے دل جاننے پر اضطرابی حرکت جاتی رہتی ہے۔ اور حرکت فاعلی باقی رہ جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ ذکر اللہ سے وصال کا حقیقی منزل مل جاتا ہے۔ اور پھر دل میں اضطراب نہیں رہتا۔ بلکہ الطمینان حاصل ہوتا ہے۔

طوبیٰ جنت کے ایک
الذین امنوا و عملوا الصالحات و رزق کا نام صحت طوبیٰ لہم و حسن مآب میں آگیا ہے (۲) طوبیٰ کے معنی سعادت و نیکی اور قویٰ کے پرچنے کی توفیق (۳) بہتر سے بہتر چیزیں۔ (۴) بھلائی اور خیر۔

کذلک اول من انزل فی امۃ وہاں فیصلہ میں آسانی ہو
قد خلقت من قبلہا اعم جاتی ہے۔ اس لئے فرمایا کہ جب انکی امتوں میں رسول آئے۔ اور ایک دنیا نے دیکھ لیا کہ انبیاء کی مخالفت کرنا اس لئے ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔ اور وہ ضرور کامیاب ہونے میں تو پھر یہ مخالفت کیوں مخالفت سے باز نہیں آتے۔ جن ذریعہ سے ناکام ہو۔ دائرہ انسان پھر ان کو اختیار نہیں کرتا۔

اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ
وہم یفکرون بل اللہ عزوجل خدا کے منکر ہیں یا اس کا نام رحمان نہیں دیتے۔ بلکہ ان وسیع معنوں کا انکار مراد ہے جو قرآن مجید میں ہے۔ اور اس صفت کا انکار جس کی ماتحت نبیوں کی نبوت اور نزول وحی ہوا اس میں ان کو تباہی کہ رحمانیت چاہتی ہے روحانی اصلاح کا انتظام۔ قرآن مجید بھیجنا۔

(ب) کفار منکر سے ہی بعض سیدہ صدیقوں کا انکار کر دیتے تھے۔ مثلاً ابھی بعض ایسے آدمی دیکھے گئے جو مسلمان کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر خدا بھی آکر کھدے تو ہم مرزا صاحب کو سچ موعود نہ مانیں۔ صلح حدیبیہ میں جب صلح نامہ پر لیم اللہ الرحمن الرحیم لکھا

گیا۔ تو کفار کے قائم مقام نے کہا ہم نہیں جانتے
الرحمن کیا۔ جو دستور العمل قدیم ہے۔ یہی گھوڑی بھی منہ
اور غنا و تقارن نہ رہیں کا لفظ تو اشعار جاہلیت میں
پایا جاتا ہے۔

قل هو رقی یعنی تم نور رحمن سے انکار کرتے
ہو۔ اور میں اس کی رحمانیت کا
زبد ثبوت موجود ہوں۔ دیکھو وہ میرا رقی ہے
جو مجھے باوجود تمہاری سخت مخالفت کے قوت و یتاکی
اور برتھار ہے۔ اور بھٹھے اپنے کلام سے سرفراز کیا
تو کل کے سنے بعض لوگ یہ سمجھے
علیہ قہر کلت
میں کہ کام کرتا تو کل کے خلاف نہ
حالانکہ نبی میں توکل کے یہ معنی ہیں کہ اپنی باگ کسی
کے ہاتھ میں دیدینا کہ جیسے مجھ سے چاہو۔ کام تو توکل
تو زیادہ کام کرنے کے لئے ہے نہ کہ کام چھوڑ دینے
کے لئے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس پر
گواہ ہے۔ آپ نے اس قدر کام سر انجام دے کہ عقل
انسانی حیران رہ جاتی ہے۔ کہ ایک انسان کیو نہ خواتے
ذاتیں سر انجام دے سکتا ہے کہ وہی لوگوں کا ہادی بھی
ہو۔ نبی شریعت سکھانے والا اس پر چلانے والا ان
کے اخلاق کا نگہبان۔ ان کے قضایا کا فیصلہ کرنے والا
مازوں میں امام۔ فوجوں کی کمان کہ نبی الا وغیرہ وغیرہ
(۲) توکل کے معنی اعتماد اور یقین۔ نہ کسی سے
خوف نہ اپنی کوشش پر غرہ۔

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ
بِهِ الْجِبَالُ

پہر ہوتا ہے۔ جو جھیل اور چارہ ہوں۔ سیرت بالبحال
تغیر است عظیم برپا ہوں۔ حکومتیں تباہ ہو جائیں۔
ہفت یہ اکاذیب۔ زمین کاٹی جائے۔ ملک پر ملک
فتح ہوں کلحہ بہ المونی۔ مردوں کو اسکے ذریعے
بات سنا جائے۔ یعنی ہدایت پائیں (۳) یا یوں
کہ دشمن مار دے جائیں اور وہ اپنی ہلاکت سے صدقہ پر
گواہی دیں جیسے بدر میں مارے گئے معاذین حق

کہ حضرت نبی کریم کے خطاب فرمایا۔ اہل بیت ہما
وعدہ دیکھو حقاً (ج) روایں یسے یسے بڑے بڑے
دقات یافتہ اگر شہادت دیں۔ قرآن مجید کے ذریعہ
یہ سب کچھ ہوا۔ پس اگر کوئی قرآن ایسا ہونا چاہے
تو وہ بھی قرآن مجید ہے

وہ مصیبت ان کے
اور عقل قربان دادم
گھروں کے نزدیک
از گئی۔ یا تو ان کے گھروں پر اثر کیا۔ چنانچہ فتح مکہ پر
گئی۔ اور عرب مشرکوں سے پاک ہو گیا۔

حصہ افسانہ موعودہ

جناب فطرت روشن علی صاحب نے جس نے لا برہنہ فرمایا

(۱) سورہ عنکبوت میں مومنوں کے لئے ایک بہت
بڑے امتحان کی خبر دی ہے۔ امتحان تعلیم کے بعد ہوتا
ہے ایک نبی شریعت لائے۔ وہ تعلیم ہے۔ دوسرے
رسول کی بعثت پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ہر شخص نے کس
قدر ترقی کی۔ ایک امتحان توجاعت میں قائم رہنے
کے لئے ایک درجہ دار ترقی کے لئے پھر ایک یہ ترقی
کا امتحان ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ
طالب علم نے نصاب کو ختم کیا ہے یا نہیں؟ اور
وہ جماعت سے کاٹے جانے کے قابل تو نہیں۔
حضرت موسیٰ تعلیم لائے۔ اسکے بعد رسل آئے ہے
جن کی وجہ سے ایسے ایسے امتحان ہوتے رہے۔
جو رہا ہی ششما ہی ہوتے ہیں۔ یا ایک درجہ سے دوسرے
درجہ میں ترقی دینے کے لئے آخر عیسے آئے۔ جن کی
وجہ سے وہ آخری امتحان ہو گیا۔ بعض لوگ مومن ثابت
ہو گئے۔ بعض کافر۔ و یقول الذین کفرو۔ الہ
موسىٰ سے بتایا کہ رسل کا فریاد ہے نہیں آئے
بلکہ ترتیب آیت بتائی ہے کہ لوگ خود پہلے کفر اختیار
کرتے ہیں۔ رسل ان کی حالت بتاتے آتے ہیں

(۳) کفی باللہ شہیداً نبی و رقی کمر من عند
تعلیم الکتب۔ گواہ کی گواہی کے تین ہی طریق ہیں
(۱) خود گواہ گواہی دیتے آئے۔ خدا کی طرف سے یہ
بذریعہ قدرت نازل ہوئی ہے۔ مثلاً واللہ یصلنا
من الناس۔ اس رسول کے مقابل میں تمام دنیا کھڑا
ہو جائے کوئی اسے مار نہیں سکتا۔ نبی کریم کے وقت یہ
نشان ظاہر ہوا۔ حضرت عمر بن شاکت اسلام کی بوقت
قل مجھے تا ظاہر ہو کر نبی کریم کی حفاظت خدا کے
جب آپ کے ساتھی مکرور رہتے۔ پھر سچ ہو خود کے لئے
یہی نشان ظاہر ہوا۔ چنگے پاس بھیا بھی رہتے۔ مگر
باوجود حفاظت تا جداران جہان قتل ہو گئے۔

(۲) دوسری گواہی دعا کے ذریعہ سے حاصل ہوتی
ہے۔ جب بندہ دعا کرتا ہے تو ملائکہ کا نزول ہو کر
سید روحانی اس کی طرف دوڑی آتی ہیں۔ بوضع الہ
القبول فی الاذین۔ یہ دکھانے کے لئے کہ یہ قبولیت
کوشش سے نہیں بلکہ دعا سے۔ خود اس نبی اور ارد
گرد کے رہنے والے انحرور رہتے ہیں۔ اور دوسرے
کے دوڑنے آتے ہیں۔ نبی کریم مکہ میں تھے۔ اور
قبولیت دالی لگی مدینہ میں۔ سچ موعود قادیان میں اور
قبولیت بنگال و بار اور ایشیاس میں۔ بادشاہوں
کی فتوحات کوشش سے مستحق ہیں نہ جینگے۔ آہستہ آہستہ
پہلے ایک شہر فتح ہو گیا ہے۔ پھر اسکے قریب کا دوسرا
لیکن روحانی فتوحات چوکنو خدا سے متعلق ہیں۔ اسلئے
ایسے طور پر قبولیت ہوتی ہے کہ صاف معلوم ہوتا ہے
خدا فی ائہ کام کر رہا ہے۔ اکثر آخری بذریعہ روبا و
الہام سلسلہ میں داخل ہوتے۔ یہ صورت حال صحیح
الیہم من السماء

(۳) خدا کی گواہی علم کے ذریعہ ہے۔ کہ اسے کلام مجز
دیا جاتا ہے۔ جس کی کوئی مثل نہیں لاسکتا۔ نبی کریم
کے وقت قرآن مجید۔ پھر سچ موعود کے ذریعہ ملائکہ
عجی تھے۔ تاکہ قرآن کریم پر جو اعتراض کئے گئے وہ
بھی دُور ہوں۔ اور انجید ایک یہ اعتراض تھا کہ حضرت
نبی کریم عربی تھے۔ آپ کے ایک خادم عجی کو یہی

اعجاز دے کہ بنا دیا کہ یہ خدا کے مقتدر کا کام ہے
(ب) دوسرا طریق علمی گواہی کا ہے کہ ایسی غیبی
کی خبریں اس علمی روش کے ذریعہ ظاہر کرے۔ جو
قیاس و عقل سے معلوم ہو سکیں۔ کیونکہ علم غیب
قدرت خاص ہے۔ مثلاً آبی نیل گویا ہر سال بارش
پارٹی آفت اسلام انہیں نہیں ایک بھاری جماعت
اسلام کی دواں گاہ ایک ایک آدمی جو بخیر و خیر
مخالفوں کا مقابلہ کرے کہتا ہے اس لئے وہ ہر
خود ایک نشان ہے۔ اور کسی لاکھ کی جماعت کئی
لاکھ نشان ہیں۔

تیسرا گواہی کا طریق یہ ہے کہ علم انجیل کے واسطے
گواہی دیں۔ کہ وہ انہی یہ صادق ہے۔ چنانچہ مسیح موعود
نے دعویٰ کیا کہ آؤ بالذیل تفسیر فرمائی کرو۔ پھر دیکھو
کس پر سعادت و ستائش ملے گی۔ ظاہر رہائی گواہی
دینے کے کس طرح موجود ہے۔

ایک اور صورت بھی شناخت کی ہے۔ وہی الٰہی
آیات المؤمنین وہی اللہ کے افلاک و تبصرہ
زمین نے مسیح موعود کی عداوت پر زلزلوں اور
تغیرات گواہی دی۔ عالمگیر قحط اور طاعون اجراء
کیوں غضب بھر کا خدا کا مجھ سے پوچھنا قافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میر جہلانیکے دن
صد انجیل موعود کا مقرر ہوا اختیار کیا کہ اس خدا
تمام رسل و کتب کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔

باقی رہے شہادت سوا اول تو حکومات کو لینا چاہیے
وہم نفع و نقصان کا مقابلہ۔ اگر نفع زیادہ ہے تو
اختیار کر۔ سوم اصل مقصود دیکھو۔ ماننے کے لئے
تو ایک ہی نشان کافی ہوتا ہے۔ مثلاً مستضعفین
کا غلبہ فی الارض ہو جانا۔ بڑے بڑے آدمی پیسے
ہی مان لیں تو پھر خدا کی قدرت غنائی کس طرح بین
طور پر نظر آئے۔

یہ براز معارف و تحقیق تقریر ہے جس کو ہم منٹ
پر ختم ہوتی ہے۔

احادیث نبوی کریم ﷺ

(۱) احاطہ اسلام میں وہ لوگ داخل ہیں جو نئی کو
بات کہتے ہیں۔ اور یہ لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔
اور دوسرے ایمان میں وہ آدمی گئے جاتے ہیں۔ کہ جو
مصیبت گذر چکی۔ اس میں تبدیل ہو کر گھبراتے
ہیں۔ اور جو مصیبت مسلمانے آتی ہو۔ اس میں
مستقل رہتے ہیں۔ اور سخاوت کرتے ہیں۔ اور
تمام بلالوں میں افضل وہ ہیں جن کی بات اور
ہاتھ سے کسی کو کئی طرح کی تخفیف نہ پہونچے۔ اور
تمام ایمان والوں میں افضل وہ ہیں جن کی عادتیں
نیک ہیں۔

(۲) افضل ایمان کا مرتبہ آدمی کو اس وقت ملتا ہے
جب خدا واسطے محبت اور خدا واسطے عداوت ہو
اور وہم اللہ کا نام زبان پر ہو۔ اور یہ مرتبہ اس
حالی میں حاصل ہوتا ہے کہ جب اپنا فائدہ دوسروں
کے نام سے ہے اور اپنا نقصان دوسروں کے
نقصان میں سمجھ کر عمل کرے۔

(۳) زمانہ کار حرام کرنے میں اور چوری چوری کرنے
میں اور شرابی شراب پینے میں اور لوشنے والا
آدمیوں کو لوشنے میں اور مال غنیمت کی چوری
کرنیوالا چوری کرنے میں۔ اور قاتل قتل کرنے میں
ایمان والا نہیں ہوتا۔ ان میں سے ایک فعل کا
موجب دقت اور کاب ايمان والا نہیں

(۴) وہ شخص پر اسحاق ہے جو امانت میں حیات
کرے۔ اور جھوٹا بوسے اور کھمک پھر جاوے اور
خود میں گالی دے۔ اور جو ان چاروں میں سے
ایک فضیلت رکھتا ہو۔ جب بھی وہیں منافق کی
نشانی ہے۔ جب تک اس کو نہ چھوڑے۔

(۵) خلاق عالم کے ساتھ شرک نہ کرے خواہ تو
مارا جائے یا آگ میں جلایا جائے۔ اور ان باپ

کی نافرمانی بھی نہ کرے۔ خواہ وہ گھر بار اور مال ہی سے
خارج کر دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں مہولی عاجز
اور لاچار کی کرنی (نار) یعنی عبادت کو ارادہ سے نہ
چھوڑے۔ ورنہ اس کی رحمت سے محروم رہے اور
نشتہ ہو سکے۔ جو تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اور برائیوں
سے بچے۔ ورنہ غضب الٰہی میں پھنسے۔ اور حق گردہ
کی طرف سے گھسان دلائی میں جہاں جھٹ پڑے آدمی
مرتے ہوں۔ نامردی سے نہ بچ سکے۔ اور مردی (دبا)
میں مضبوط رہے۔ اور مقدر و سر کے موافق گھبراہ کا
خبرج اوتھارے۔ اور سب گھروالوں کو ادب کے قاعدہ
کا پابند کرے۔ اور سب کو خدا کا ڈر دلاوے۔

(۶) بد نظری آنکھوں کا زنا۔ اور حرام کاری کی باتیں
سننا کافوں کا زنا۔ اور حرام کاری کی باتیں کرنا زبان کا
زنا۔ اور بد نظری سے چھوٹا ہاتھ کا زنا۔ اور پیدارادہ کو
چلنا پاؤں کا زنا۔ اور دل خواہش اور آرزو کو تباہی
اور شرمگاہ زنا کو ثابت کرتی ہے یا جھٹلاتی ہے۔

(۷) جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم اپنا اچھا کر سکتے۔ یہ فرمایا
نہ کریں۔ اور جو کہیں تو برائیاں اس کے ایسے شراب کام کریں
جن کا حکم نہ ہو۔ ایسے لوگوں کو ہاتھ سے سزا دے کہ
سمجھانا چاہیے (یہ کام حاکم کا ہے) یا زبانی ہدایت
کرنا چاہیے (یہ کام مذہبی پیشواؤں کا ہے) یا دل
سے نفرت کرنا چاہیے (یہ کام عام لوگوں کا ہے) اور
جو یہ بھی اس سے نہ ہو سکے۔ تو اس میں رانی کے
برابر ایمان نہیں۔

(۸) موت بجز تین چیزوں کے تمام کاموں سے تعلیق
توڑ دیتی ہے۔ ایک وہ خیرات جس کا اثر ہمیشہ جاری رہے
دوسرا علم جس سے مرنے کے بعد فائدہ پہونچے۔
تیسرا۔ اولاد نیک جو مصفت چلے۔

(۹) حد نہیں کرنا چاہیے۔ اگر وہ جائز ہوتا تو سخی کو
دیکھ کر اس کی سخاوت کی مانند کرنے میں اور عالم کو
دیکھ کر اس کے علم کے موجب عمل حاصل کرنے میں
ہوتا ہے۔

رسول اللہ - ابوہریرہ نہایت خوش ہوئے یہاں تک کہ بسبب خوشی کے انھیں رونہ آیا۔ اکثر شہادت خوشی میں بھی رونہ آجاتا ہے۔ سورتے ہوئے حضور اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور اپنی ماں کے اسلام کا حال عرض کیا۔ سبحان اللہ! کیا تصرف ہوا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ یا ماں ابوہریرہ کی ایسی کافہ شہیدۃ العباد تھی یا آپ کے دعا مانگتے ہی جھٹ پٹ نہا کے سلا ہو گئیں۔ اللہ صلی علیہ وسلم اشرف المرسلین حبیبنا و صفيك و الله اجمعين (۲)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لئے حضور کے چھوڑے چھوڑوں میں دعاے برکت کی۔ اور فرمایا کہ اپنے توشہ دان میں ڈال رکھو ان چھوٹا روں میں ایسی برکت ہوگی کہ حضرت ابوہریرہ قریب تیس برس کے ہمیشہ اس میں سے غریب کو دے رہے۔ اور منوں چھوڑا سے اللہ کی ماہ میں دے۔ اور وہ کم نہ ہوئے۔ بروز شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وہ توشہ دان کھو گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا۔ شران کا اس باب میں مشورہ ہے۔ شعر

للتاس هم ولى في اليوم همان
فقد الحباب وقتل الشيخ عثمان

یعنی اگر ان کو ایک غم ہے۔ اور مجھے آج دو غم ہیں ایک غم ہے کہ توشہ دان کا دوسرا مقتول ہوا حضرت عثمان (۳)

سلم بن اکع رضی اللہ عنہ کی جنگ خیبر میں بڑی بیسیا زخم آیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ سلم نہ بچینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک بھیرا فوراً زخم ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا گھاسی نہ تھا۔ (۴)

قتادہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک غزوے میں بسبب زخم کے اٹھ نکل کر خسارے پر آئی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک سے اٹھ کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ فوراً اچھی ہو گئی دوسری

(۱۹) بد نظری بدکاری ہے۔ جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں میں پھرے وہ حرام کا رہتے۔

(۲۰) خدا تعالیٰ کو وہ نیک کام بہت ہی پسند ہیں۔ جو ہمیشہ کئے جادیں۔ اگرچہ تھوڑے ہی ہوں (۲۱) بھوکے کو کھلاؤ۔ اور بیمار کی غم خواری اور خدمت کرو۔ اور قیدی کو چھوڑاؤ۔ جب بے قصور پھنس گیا ہو۔

(۲۲) بیمار کی غم خواری اور جنازہ کی ہمراہی اور چھینکنے کا جواب اور سلام کا بدلہ اور منظور کرنا دعوت کا اور سو گند بکھا نیوالے کی سو گند کو سچا کرنا اور مصیبت والے کی مدد کرنا چاہیئے۔ (۲۳) کوئی مرنے کی آرزو نہ کرے۔ اس لئے کہ جو وہ نیک ہے۔ تو شاید نیکی زیادہ کرے۔ اور جو بد ہے۔ شاید توبہ کرے یا خدا کی رضا مندی حاصل کرنے کے سبب برائی سے رُکے۔

(کنز العمال)

معجزات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)

حضرت ابوہریرہ کی ماں اُن کے پاس مدینے میں آئی انہوں نے اس سے اسلام لانے کو کہا۔ اس نے انکار کیا۔ اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا۔ اور روتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پہنچے۔ اور عرض کیا۔ اور آپ دعا اپنی ماں کی ہدایت کی چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ اللہم اهد أمی ابی ہریرۃ۔ یا اللہ ہدایت کر ابی ہریرہ کی ماں کو۔ بعد اسکے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر کو گئے۔ دیکھا کہ کوڑا بند تھے۔ اور پانی گرنے کی آواز جیسے کوئی نہاتا ہو آتی تھی۔ ابوہریرہ نے کوڑا کھلوا کے۔ ان کی ناں نے کھاکہ ٹھہر۔ جب ہنا چکیں۔ حضرت ابوہریرہ کو بلایا اور کہا اشہدان لا اله الا الله واشہدان محمد

(۱۰) جو کوئی اس خیال سے علم پڑھے کہ عالموں کی بڑائی ہو جاوے گا یا جاہلوں میں فساد والوں کا یا لوگوں کو اپنی طرف پھیر دے گا۔ اس کو خدا جہنم میں داخل کرے گا۔

(۱۱) جو دھوکے سے صلاح کے برخلاف فساد کا راستہ بناوے۔ وہ چور ہے۔

(۱۲) دو آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا۔ ایک تو علم کے حیر کا تحصیل علم سے۔ دوسرا دنیا کے حیر کا۔ دنیا کمانے اور جمع کرنے سے۔

(۱۳) ناپاک حالت میں (نماز) قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

(۱۴) جب نیند سے جاگو۔ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ دو باؤ۔ جب تک تین دفعہ نہ دھو لو۔

(۱۵) تین باتیں جو قابل لعنت کے ہیں۔ اون سے بچو رنج حاجت کرنا اس جگہ جہاں آدمی پانی دیکھ کر ٹھہرتے ہوں۔ اور رات میں اور سارے کی جگہ میں۔

(۱۶) اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں عبادت (نماز) کے لئے کہو۔ اور دس برس کی عمر میں اس پر عمل کرنے سے سزا دو۔ اور خواجگاہوں میں بلکہ نہ سونے دو۔ الگ الگ سلاؤ۔

(۱۷) جس دن کسی کو سایہ نکلنے سے سخت تکلیف ہوگی۔ اس دن خدا تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنی رحمت کے سایہ میں آرام دیگا۔ وہ یہ ہیں :-

حاکم انصاف کر نیوالا۔ اور جوانی میں خدا کی عبادت کر نیوالا۔ اور جس کا عبادت سے ایسا لگاؤ کہ مسجد سے نکلنے کے بعد اوس میں جانا چاہے۔ اور جو آدمی خدا کے واسطے ملیں اور جدا ہوں۔ اور وہ شخص جو یاد خدا سے چشم گریاں رہے۔ اور جو خوبصورت لدا مرتبہ دلی عورت اس سے زنا کی خواہش کرے۔ تو خدا کے خوف کے باعث باز رہے۔ اور جو اس طرح چھپا کر خیرات دے کہ دہنے ہاتھ کی قبر بائیں ہاتھ کو نہ ہو۔

(۱۸) عبادت (نماز) میں بھی سائب اور بچو کو مار ڈالو۔ چنانچہ حرم میں بھی انکے مارنے کی رخصت ہے۔

قادیان میں دیانت سکول

۵۔ اپریل لالہ ہنسراج صاحب لاہور سے قادیان میں آئے تاکہ وہ دیانت سکول کا بنیادی پتھر رکھیں۔

۶۔ ہفتہ کے بعد انہوں نے چند الفاظ شیخ پر کچھ۔

اور جیسٹریٹ پر ایک نام درج کرنے ہوئے اعلان کیا کہ اب

یہ سکول باقاعدہ کھل چکا ہے۔ بائوچین اور چھٹی جامعیت

کی اس وقت حاضری اس قدر قلیل تھی۔ کہ خود سکول کے

کھولنے والے محسوس کر رہے تھے۔ کیونکہ اس بات کا

عملی ثبوت ہم پر پورے رہا تھا کہ ہندو پاک کو یہی اس

سکول سے کوئی خاص فائدہ پہنچا نہیں۔ اور وہ اس کی

ضرورت سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد درجن باجوں کے

ساتھ ایک جلسہ قادیان سے شمالی طرف موضع

رجاؤہ پنج پورہ کے قریب ایک کھیت کی طرف گیا

جہاں سکول کا بنیادی پتھر رکھا جانے والا تھا۔ لالہ

ہنسراج صاحب اور لالہ ویری چند جھنڈوں نے پچھلے

دو دن درشتین کے فلاح ایک طوفان اٹھایا تھا۔

قریباً ایک میل فاصلہ پر سب پایادہ گئے۔ وہاں

ایک چھترہا سا سامان ہزار جلسے ہی ہوں کھڑکے

اور گرد پار آریہ بیچ گئے۔ اور انھوں نے کچھ پڑھنا

شروع کیا۔ جوں جوں آگ لگی اور دیگر چیزیں سے

تیز ہوتی جاتی۔ ہمارے دوست پیچھے سرکتے جاتے

تھے۔ ان کے دوپہر کا وقت کھلے میدان کی دھوپ

اپریل کا مہینہ۔ پیشانیوں پر پسینہ بہنے لگا۔ مہرہ

رام چندر (جو ایک موقع شناس۔ ہشیار ابدیشاک

معلوم ہونے لگے تھے) کے خیمہ کو جب ٹھیس لگی۔ کہ ان

حالات میں آگ جلانا کیا سمجھ رہے تھے۔ اور ان کی

کی سیوا کرتے ہوئے ہم کچھ نوجوان توجہ ہو سکتے

ہیں تو کچھ بھائیوں ہم آگ کی بجائیں کر رہے۔ بلکہ

پر ماتھا۔ کہیں آگ نہ رہے ہیں کہ وہ ہیں اس آگ کی

مانتر کا کام کرنے کی عمارت اور علوم کی روشنی دے۔

اور یہ ان کی بطور مثال کے ہمارے سامنے ہے۔ یہ

مفسدہ انگیز تاویل باوجود ایک شائق کچھار ہونے

کے کچھ بنائی نہ جاسکی۔ اگرچہ مثال ہی کی ضرورت تھی

تو سامان کے نیچے سے اٹھ کر دھوپ میں بیٹھ جاتے

اس میں حرارت بھی تھی۔ اور روشنی بھی۔ کھلے میدان

کی ہوا قطعاً خراب نہ تھی۔ جس کے لئے ہمارے ہاتھ

کو آگ سے گرمی بچانے کی غریب سکین کو دان دینے

کے آگ میں جلانے کی ضرورت پڑی۔ یہ بات بھی تعجب

سے دیکھی گئی کہ اکثر آریہ اس ہون کھڑکے گرد لگتی

یا ایشور کی سندھیا میں شامل نہ ہوتے۔ بلکہ وہ اینٹوں

کے گرد کھڑے رہے۔ البتہ بعض مسلمان اس دھچک

رسم کو دیکھنے کے لئے سامان کے نیچے جمع تھے۔

خیر اس سے فراغت پا کر لالہ ہنسراج جی نے پتھر رکھا

جیسر کھڑکے تھا کہ ۶۔ اپریل کو دیانت سکول کا بنیادی

پتھر لالہ ہنسراج جی نے رکھا۔ حالانکہ اس روز تاریخ

تھی۔ اس کے بعد کچھ گولے چھوڑے گئے۔ اور لڈو

تقسیم ہوئے۔ اور لوگ واپس آئے۔

پچھلے پر ایک کچھ بخشی صاحب ہیڈ ماسٹر مری۔

سکول لاہور کا ہوا۔ وہ ایک گھنٹہ تک دیکھیں کھاتے

رہے۔ کچھ دو کچھ ایسا ہی بولتے تھے۔ ان کی کی وضع

توسمان میں کی جا چکی تھی۔ مگر اندر اور دباو اپنے جلال

میں آگئے۔ دباو نے سامان گرا دیا۔ اور اندر نے

کھنڈ ڈالا۔ پھر سورج دوتا نے اپنا جلوہ دکھایا۔ مگر

پھر بھی حاضرین بیٹھے رہے۔

۲۔ بچے لالہ ہنسراج جی کا کچھ ہوا۔ آپ بہت

سادگی پسند ہیں۔ اور اپنے لئے کئی قسم کی نشانی نہیں

چاہتے۔ جو قابل تعریف بات ہے۔ آواز دھیمی ہے

مگر اپنی بات میں ایک حد تک جذب رکھتے ہیں۔

لکچر میں اپنے یہ بتایا کہ اولاد کی تربیت پر آمندہ

نسلوں کی ترقی منحصر ہے۔ اس تربیت کا لحاظ یہاں

تاک رکھا جاتا ہے کہ بچہ جن سے جس میں سونے کی سلاخی

پر رشک لگا کہ اس سے بچے کی زبان پر اوہم بکھا جاتا

اور اس کے کان میں ایک جملہ بکھا جاتا۔ جس کا مطلب ہے

کہ تم میں دید جیسے علوم ہوں۔ ہمارے آریہ مناظر

اسے نوٹ کریں۔ وہ مسلم بچے کے کان میں اذان کہنے

پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ پھر لالہ ہنسراج جی بتایا کہ ان کی

کرد و بند و ستانیوں میں سے ۶۰ لاکھ خزانہ ہیں اس

لئے اس بحالت کے دور کرنے کے لئے ہیں کئی سخت

محنت کی ضرورت ہے۔ اور اسکے لئے اگر ایک سکول

کی موجودگی میں دوسرا سکول کھولا جائے تو اس کا

کی بات نہیں۔ بلکہ غرضی کی بات ہے۔ مگر اسی لکچر میں

لالہ ہنسراج جی نے یہ بھی بیان کیا کہ میں ایک جگہ گیا

وہاں ایک دوسرا سکول کھولنا چاہتے تھے۔ مگر

ہر چند کہا کہ یہاں ایک ہی سکول کافی ہے۔ اگر سکول

کھولنا ہے تو یہاں سے کچھ فاصلہ پر کھول لو مگر وہ نہ

مانے۔ ہمارا صاحب ان دونوں باتوں کو اپنے طرز

عمل کے متعلق بھول گئے۔ کیونکہ اس کی بنیاد پر تحریک

برکھی گئی ہے۔ وہ سراسر بہتان برہمنی ہے۔ یعنی یہ

کہ ہندو طلبہ کو درشتین پر صافی جاتی ہے۔ حالانکہ

درشتین دونوں سکولوں کے نصاب میں داخل ہی نہیں

دوم۔ جب ایک سکول کام کر رہا ہے۔ تو دوسرے

کی یہاں کیا ضرورت تھی۔ بہر حال یہ اچھا ہوا۔ کہ

لالہ ہنسراج جی کی تقریر میں کوئی اشتعال انگیز یا دوسرے

کے جذبات کو خواہ مخواہ تکلیف دینے والی بات نہ تھی

کاش! اس مثال کی دوسرے آریہ بھی تقلید کریں۔

اپیل پر غالباً سات ہزار نقد جمع ہوا۔ جس میں پچھرا

لالہ لال چند صاحب کا تھا جو قادیان کے باشندے

ہیں۔ اور شاہدہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ پانچ روپے

لالہ بدائل صاحب ساہوکار کا تھا۔ تین سو نقد دیا

لالہ کریم چند جی۔ اسے اپنی زندگی اس سکول کے لئے

وقف کرنے کا اعلان کیا۔ یہ واقعی قابل داد بات

ہے۔ اور ہم اس بہرٹ کی تعریف کرتے ہیں اب

دیکھئے سکول کیسا چلتا ہے۔ ہاں یہ امر بھی قابل نوٹ

ہے کہ آریہ سلج قادیان جو گرد کل پارٹی کے ماتحت

تھی۔ علاوہ اب اس پر کالج پارٹی کا قبضہ ہو گیا۔

جہلم میں ماری کی مہابی

اور مخالفین کا مناظرہ سے پہلوتی کرتا

بک ۱۰۔ اپریل کو ایک دوست کے پاس میں نے ایک اشتہار دیکھا۔ جو عبدالرشید نام سکرٹری انجمن اہل بیت جہلم کی طرف سے شائع ہوا۔ اس میں دو میدان مباحثہ سے قادیانیوں کا فساد کے عنوان سے یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ شرائط مباحثہ چار تھیں۔ آخر کار ایک شرط پر قادیانی مولوی صاحبان ٹھہر گئے۔ وہ شرط یہ تھی کہ اہل حدیث کہتے تھے کہ مباحثہ کھلے میدان میں ہزار ہا کے مجمع میں ہو تاکہ خلق خدا طرفین کے دلائل منکر ملاق و کا ذہب کو جانچ سکیں۔ لیکن قادیانی مولوی کہتا تھا کہ مجمع محدود ہو۔ جس کی تعداد دس دس آدمی سے زیادہ نہ ہو۔

پھر کہہ رہے کہ اس شرط کو نہ ماننے کی وجہ سے قادیانی مولوی نے غرار اختیار کیا۔ میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک کذب صریح و پتہ نشان قبیح ہے۔ جو ہمارے شرائط طے کرنے والے فاضل مناظر پر عاید کیا گیا ہو۔ ظاہر اس جہاز سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دوست مولوی محمد اعلیٰ صاحب مولوی فاضل جو قادیان دارالان سے شرائط مباحثہ طے کرنے گئے تھے۔ اس بات پر اثر گئے کہ دس دس آدمیوں کے سامنے ہی مباحثہ ہو اور عام لوگوں کو کچھ نہ سننے دیا جائے۔ حالانکہ یہ بات صریحاً غلط ہے۔ بلکہ واقعوں سے یہ کہ مولانا محمد اعلیٰ صاحب احمدی فاضل یہ چاہتے تھے کہ کوئی صورت ایسی نہ پیدا ہو جس سے فساد کا اندیشہ ہو۔ اس لئے ان کی تجویز یہ تھی کہ پہلے ایک مکان میں محدود تعداد کے سامنے یہ چارے اطمینان سے کچھ لئے جائیں اور پھر ایک عام

مجمع میں تمام پرچے یک دم باری باری سنا دیئے جائیں۔ اور یہ بہت اچھی تجویز تھی۔ کیونکہ اس طرح پر کسی قسم کا فساد بھی نہیں ہوتا۔ اور لوگوں کا دقت بھی بہت کم خرب ہوتا۔ آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ کئی ہزار کا مجمع ہے۔ اور اس میں مناظرین بیٹھے ہر چہ فوجی کر رہے ہیں۔ اب فرمائیے وہ کئی ہزار مختلف مذاق مختلف طبل لگنے کے لوگ کیونکر دو دو گھنٹے خاموش بیٹھے رہ سکتے ہیں۔ اگر آپ میں باتیں تو پھر شور مارتا ہے۔ اور مناظرین اپنا کام نہیں۔ پھر اس باہمی گفتگو کا نتیجہ یہ بھی ہے کہ بعض جو قبیلے آپس میں لڑ پڑیں۔ پس ایسی صورت میں جو عملاً بہت ہی تخلیف دہ ہو۔ کیونکہ اختیاری کی باقی باقی اس میں احمدیوں کا کوئی خاص فائدہ نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک فائدہ مطلوب تھے۔ ایسے بڑے مجمع میں لوگ چپ چاپ نہیں بیٹھ سکتے۔ اغلب ہے کہ کوئی فساد ہی ہو جائے۔ اس لئے بہتر صورت یہی تھی۔ کہ پہلے پرچے ایک محفوظ مکان میں محدود حاضرین کے سامنے کھ لئے جاتے۔ اور پھر وہ سب پرچے باری باری ترتیب مقررہ کے مطابق سنا دیئے جاتے۔ اس طرح پر مجمع میں سکون اور امن بھی قائم رہ سکتا تھا۔ اور لوگوں کا وقت بھی کم خرب ہوتا۔ آپ خود ہی انصاف کریں۔ کیا یہ بہت اچھی تھی کہ لوگ اپنے کار و بار چھوڑ کر سترائیں دن آتے رہیں۔ اور منہجے سے انہجے آک اور دو بجے سے ۵ بجے ایک دن ۸ بجے اس مناظرین کا منہ نہ تھکتے رہیں یا یہ کہ وہ آیت دار کے روز جبکہ عام تعطیل ہوتی ہے۔ تین گھنٹے کے لئے آجائیں اور مناظرین فریقین کے پرچے اطمینان سے سن لیں پس تاؤ کہ احمدیوں نے کونسا غرار اختیار کیا۔ میں یہ شرائط مباحثہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور جس شرط پر خط و کتابت ہوئی وہ بھی پیش کرتا ہوں تاکہ اہل انصاف خود موازنہ کر کے صحیح نتیجہ تک پہنچ سکیں۔ وہ ہو ہذا۔

شرائط مباحثہ جہلم

موضوع بحث مرزا صاحب کی صداقت اور وفات و حیات مسیح علیہ السلام ہوگا۔ اپنے وقت میں ہر ایک فرقہ ان دونوں امور پر روشنی ڈالے گا۔ وفات و حیات کا مسئلہ پہلے اور اسی کے ساتھ بعد صداقت پر معنوں کیا جائے گا۔ محمد کریم الدین بعد خود محمد اعلیٰ عثمانی (۲) مباحثہ تحریری ہوگا۔ اور ہر پرچہ لکھا جانے کے بعد بغیر کسی کمی بیشی کے حاضرین کو سنا دیا جائے گا۔ (۳) مسئلہ حیات و وفات مسیح میں ہر دو فرقہ مدعی ہوں گے اور مسئلہ صداقت حضرت مرزا صاحب میں صرف احمدی مناظر مدعی ہوگا۔ اور فرقہ ثانی کا منصب تردید کا ہوگا۔ (۴) بابہ الاستدلال قرآن کریم اور احادیث صحیحہ ہونگی جو قرآن کریم کے مطابق ہوں۔ ان سے استدلال کرنے میں کتب لغت عرب و قواعد و زبان عرب کی پابندی ضروری ہوگی۔ اور جو احادیث قرآن کریم کے خلاف ہوں گی۔ وہ قطعاً قابل قبول نہیں ہونگی۔

(۵) حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تحریات تصانیف احمدی مناظر پر حجت ہونگی۔ محمد کریم الدین محمد اعلیٰ عثمانی (۶) کل سات پرچے ہونگے۔ ہر پرچہ دو گھنٹہ میں لکھا جائے گا اور ایک گھنٹہ کے اندر سنا یا جائے گا۔ اور باقی جو وقت اس گھنٹہ سے بچے گا۔ وہ فراغت کا وقت تصور ہوگا۔ (۷) ہر پرچہ کے دو حصے ہونگے۔ پہلا حصہ مسئلہ وفات مسیح پر اور دوسرا حصہ اثبات صداقت و عادی حضرت مرزا صاحب (۸) ہر پرچہ کا ہر ایک حصہ ایک ایک گھنٹہ میں لکھا جائے گا اور کسی ایک حصہ کا وقت یا اس وقت کا کوئی حصہ اس پرچہ کے دوسرے حصہ کو نہیں دیا جائے گا۔

(۹) اس بحث کے ہر دو پہلوؤں میں مدعی احمدی مناظر ہوگا۔ اور اہل حدیث مناظر احمدی مناظر کے پیش کردہ دلائل کی بالترتیب تردید کرے گا۔ (۱۰) پہلا اور آخری پرچہ احمدی مناظر کا ہوگا۔ ہر چوں میں سے چار پرچے احمدی مناظر کے ہونگے تین پرچے اہل حدیث مناظر کے۔

(۱۱) مباحثہ دو روز متواتر ہوگا۔ پہلے روز تین بجے ہونگے۔ اور دوسرے روز چار بجے۔

(۱۲) کسی فریق کو اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ ان مقررہ معینہ پرچوں کے مٹنے کے بغیر آٹھ گھنٹہ ہو۔ بلکہ ہر ایک فریق کو اپنا اور مقابل فریق کا پورا پرچہ منگوا ہوگا۔

۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء - محمد کرم الدین - محمد اعلیٰ

(۱۳) ہر ایک فریق اپنے ہر ایک پرچہ کی ایک نقل بھی اس پرچہ کی لکھنے کے وقت تیار کر دے گا۔ اور جب وہ پرچہ منگایا جائے گا۔ تو اسے اپنے دستخط کرنے کے بعد دوسرے فریق کے حوالہ کر دے گا۔

(۱۴) فریقین کی طرف سے ایک ایک پرچہ پریزیڈنٹ اور ایک تیسرا پریزیڈنٹ غیر مسلم با اتفاق فریقین مقرر کیا جائے گا۔ اور پریزیڈنٹوں میں سے ہر ایک کا یہ کام ہوگا کہ وہ مقررہ شرائط کی پابندی کے ساتھ مباحثہ کا انتظام قائم رکھے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور اس بارہ میں اختلاف کی صورت میں غیر مسلم پریزیڈنٹ کی رائے پر عمل ہوگا۔

(۱۵) فریقین کا فریق ہوگا کہ مشترکہ طور پر درخواست دیکر حکم سے اجازت مباحثہ حاصل کریں اور حفظ امن کے لئے پولیس منگوانے کا انتظام کریں۔

(۱۶) مباحثہ کی جگہ کا انتظام با اتفاق فریقین ہوگا۔

محمد کرم الدین - محمد اعلیٰ - ۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء

(۱۷) تاریخ مباحثہ ۳-۴ مئی ۱۹۱۹ء ہفتہ و اتوار ہوں گی۔

(۱۸) مناظر دونوں فریق کی طرف سے ایک ایک ہوگا اور معاون ہر ایک مناظر کے ساتھ چار چار ہونگے۔

محمد اعلیٰ عفی عنہ - محمد کرم الدین - ۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء

(۱۹) تقسیم اوقات یہ ہے کہ مباحثہ تین روز رہے گا اور ہر روز مباحثہ ۸ بجے صبح سے شروع ہوگا۔ انبجے تک پہلا اجلاس ختم ہو کر گیا۔ اور دوسرا اجلاس دو بجے سے شروع ہو کر آٹھ بجے تک ختم ہوگا۔ تیسرے روز پہلا اجلاس اور دوسرا صبح ہی ہے۔ پانچ بجے سے چھ بجے تک وقت ۵ بجے سے شروع ہو کر ۸ بجے تک احمدی مناظر

محمد کرم الدین - محمد اعلیٰ عفی عنہ

(۲۰) ہر پرچہ کا پہلا حصہ لکھا جانے کے بعد پریزیڈنٹ غیر مسلم کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اور دوسرا حصہ تیار ہونے پر دونوں حصے علی الترتیب سنائے جائیں گے۔

۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء

محمد کرم الدین - محمد اعلیٰ عفی عنہ

مکرمی جناب سکریٹری صاحب انجمن احمدیہ جہلم اسلام علیہ شرائط قریباً ملے ہو چکے ہیں۔ اب صرف روپیہ امانت رکھنے کی بات باقی رہ گئی ہے۔ کل صبح سات بجے مبلغ پانچ روپیہ حسب وعدہ خود ہمراہ ملا دیں۔ خواہ ہمارے مکان پر آ دیں یا اپنے کسی معزز رکن کے مکان پر ملا دیں۔ بشرطیکہ صاحب مکان کی طرف سے ایک رقمہ پہلے ہمارے پاس بھیجا جاوے۔ (اب محمد خان صاحب کو بھی جتنے پاس روپیہ امانت رکھا جائے گا۔ بلا لیا جائے گا۔ کل سات بجے سے تین بجے تک سب معاملے ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ سمجھا جائے گا۔ کہ آپ صرف مباحثہ ٹانے کے لئے حیلہ جت کر رہے ہیں ہماری طرف سے یہ آخری تحریر ہے۔ اسکے بعد اشتہار ہوگا جسکی سرخی احمدی جماعت کی نکتہ فاش جلی قلم سے لکھی جائیگی۔ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء

الراقم عبدالرشید سکریٹری انجمن احمدیہ جہلم

مکرم سکریٹری صاحب انجمن اہل حق جہلم۔ آپ کا رقمہ یہ فقرہ آپ کا کہہ شرائط قریباً ملے ہو چکے ہیں ظاہر کرنا ہے کہ اب بقیہ شرائط کے متعلق آپ کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور آپ اسی طور پر بقیہ شرائط کو لٹنے کے لئے کمر بستہ و تیار ہیں۔ جیسا کہ پیش کی ہیں یا پیش ہونیوالی ہیں۔ پس اگر آپ فی الواقع ان شرائط کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو اس رقمہ کے ساتھ کے منسلک پرچہ میں جو شرائط لکھے جاتے ہیں۔ ان پر اپنے وکیل کا تصفیہ شرائط جناب مولوی کرم دین صاحب

کے دستخط کروا کر بھیج دیجئے۔ اس طرح سے حقیقی طور پر تمام شرائط کا تصفیہ ہو جائے گا۔ فقط

راقم الکلیش انانی سکریٹری انجمن احمدیہ جہلم

۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء

بقیہ شرائط مباحثہ

(۲۱) مباحثہ کے دوران میں مکان مباحثہ میں فریقین کی تعداد مساوی ہوگی۔ جو دس دس آدمی سے زیادہ نہ ہوگی۔

(۲۲) ہر ایک فریق کی طرف سے ایک ایک شخص اپنے فریق کے تمام آدمیوں (کیا مناظر و معاونین اور کیا دوسرے حاضرین) کی طرف سے حفظ امن کا اور نیز اس بات کا ذمہ دار ہوگا کہ اسکے فریق کا کوئی فرد دوسرے فریق کے کسی فرد یا اس فریق کے کسی مسلم بزرگ کے حق میں کوئی کلمہ استخفاف یا خلاف تہذیب استعمال نہیں کرے گا۔

(۲۳) فریقین اور نیز سامعین کی سہولت اور فائدہ کے لئے اس مباحثہ کے تمام پرچے ترتیب وار اجتماع مباحثہ کے بعد کے روز ایک عام مجمع میں سنائے جائیں گے۔ جس کے لئے ایت دار کا دن ہیست موزوں ہے۔ پس مباحثہ جسرت۔ جمعہ اور ہفتہ کے ایام میں (یکم و دوم و سوم مئی ۱۹۱۹ء) ہوگا اور ۴ مئی کو یہ عام مجمع ہوگا۔ جسکے لئے پولیس کا انتظام کرنا فریقین کا ذمہ ہوگا۔

(۲۴) مکان مباحثہ میں داخلہ بذریعہ جھپٹے ہوئے ٹکٹوں کے (جو بلا قیمت تقسیم ہونگے) ہوگا۔ جن پر فریقین کے پریزیڈنٹوں کے دستخط ثبت ہونگے۔ اور ہر فریق کے تقسیم کردہ ٹکٹوں پر اس فریق کا نام لکھا ہوگا۔ جن کے لئے یہ مسودہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - مخدہ و فضلی علی رسولہ الکریم

فریق - نمبر ٹکٹ - تاریخ - نام مہدیہ و خط پریزیڈنٹ جناب جماعت احمدیہ - و خط پریزیڈنٹ جناب فریق

فریق - نمبر ٹکٹ - تاریخ - نام مہدیہ

فریق - نمبر ٹکٹ - تاریخ - نام مہدیہ

اول یہ کہ آئندہ پانچ سال کے اندر ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۳ء
امریکہ سے دیگر ملکوں میں دو ہزار دو سو پچاس مشنری بھیجے
جاویں اور یہ شمار مجوزہ مشنریوں کے شمار سے قریب دو گنا ہوگا
یعنی اس مشن کے گیارہ سو مشنری اب بھی وعظ کا کام کر رہے
ہیں اور اب انہیں ساڑھے بائیس سو کا اور اضافہ ہوگا۔
دوسرے۔ دینی پرائیڈوں کا شمار بھی غیر ملک میں پیشہ سے
تین گنا کر دیا جاوے۔ دسویں۔ جہاں جہاں مشن کے مرکز
ہیں۔ وہاں پریز تحصیل میں کام جاری کیا جائے اور ایک ہسپتال
ایک مدرسہ اور ایک کپورٹ ہر ایک تحصیل میں بنایا جاوے۔